Digitized by Khilafat Library
Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۹ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ | ۳۱ ہجرت ۱۳۵۴ہش | ۳۱ مئی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۲۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پھر بخار ہو گیا

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت دے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

میری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ نواب محمد احمد خاں صاحب کا کراچی میں علاج جاری ہے ان کی بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ نواب مسعود احمد خان صاحب بھی بعارضہ بخار بیمار ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب، اُن کی بیگم صاحبہ اور محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کو بھی اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی علالتِ طبع کی وجہ سے نمازِ جمعہ کے لئے مسجدِ اقصیٰ تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیت قل هٰذهٖ سبيلي ادعوا الى الله۔ على بصيرة انا ومن اتبعني وسبحان الله وما انا من المشركين (یوسف) کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے سچے متبعین کا ایمان بصیرت پر یعنی مبسوط دلائل، معرفتِ تامہ اور اطاعت پر مبنی ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمارا ایمان بھی دلائل، معرفتِ تامہ اور امامِ وقت کی والہانہ اطاعت پر قائم ہونا چاہیئے۔ اس ضمن میں آپ نے عنقریب منعقد ہونے والی فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کی اہمیت کا ذکر کیا اور (باقی صہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم ایسی جماعت بن جاؤ جو دنیا کیلئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرے

تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہیں ہونا چاہیئے

"نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو! ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں اِس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آئے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے اُٹھ جاؤ! اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دُنیا کے لئے نیکی اور راست بازی کا نمونہ ٹھہرو۔۔۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ رہ نہیں سکتا وہ جلد ہم سے جُدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خُدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اُس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راست باز بن جاؤ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔

چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزّہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو"

(تبلیغِ رسالت جلد ہفتم)

آٹھویں فضلِ عمر درس القرآن کلاس

عہدیدارانِ جماعت زیادہ سے زیادہ نمائندگان بھجوانے کی کوشش کریں

اِس سال مورخہ ۱۰ جون سے آٹھویں فضلِ عمر درس القرآن کلاس شروع ہو رہی ہے۔ یہ کلاس سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے منظور فرمودہ پروگرام کے مطابق جماعتی انتظام کے ماتحت منعقد ہوتی ہے اس میں جملہ جماعتوں کے نمائندوں کی شمولیت از بس ضروری ہے۔ ان نمائندگان کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمّہ ہوتا ہے۔ جملہ امراء کرام، صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ اِس کلاس کے لئے مناسب نمائندگان بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ ہجرت ۱۳۵۴ھش
۳۱ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library
Rabwah

ایمان میں دائمی اضافہ اور اس کی بنیادی وجہ

ہم قرآن مجید کی آیات کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی علامت یہ ہے کہ عسر اور یسر، ابتلاء و آزمائش اور نزولِ فضل کے اوقات الغرض ہر صورت اور ہر حال میں ان کا ایمان بڑھ رہا ہوتا ہے۔ کوئی زمانہ اور کوئی وقت ایسا نہیں آتا جب ان کے ایمان میں جمود اور ٹکاؤ کی کیفیت رُونما ہو۔ وہ ہر لحظہ اور ہر آن پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جاتا ہے اور اسے لحظہ بہ لحظہ ایک نئی تازگی میسر آتی چلی جاتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یُوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر آن ہی مومنوں کو اپنی نصرت سے نوازتا ہے لیکن ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دوران خاص طور پہ اللہ تعالےٰ حقیقی مومنوں کو اپنی معیت اور تائید و نصرت کا ثبوت دے رہا ہوتا ہے۔ ہر چند کہ حالات پُرخطر ہوتے ہیں اور زمانہ کی نزاکت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے اور ظاہر بینوں کے نزدیک ان کے دُکھ ان کی تکلیف اور ان کی اذیت میں اضافہ ہو رہا ہوتا ہے تاہم اُس دُکھ اور تکلیف اور اذیت میں بھی وہ دمِ نقد بہشت میں ہوتے ہیں کیونکہ وہ ہر دم اور ہر آن یہ مشاہدہ کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کا خدا ان کے ساتھ ہے اور وہ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نواز رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی معیت کا ایک واضح ثبوت اس شکل میں ظاہر کرتا ہے کہ وہ ابتلاؤں اور آزمائشوں کی گھڑیوں میں اُن کے دلوں پر سکینت نازل کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے دُکھ انہیں دُکھ محسوس نہیں ہوتا اور وہ ہنسی خوشی اسے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کفارِ مکہ کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے عدل و انصاف اور انسانیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان پہ ہر قسم کے مظالم ڈھانے شروع کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر سکینت نازل کرکے ان کے لئے حق کی خاطر اُن دُکھوں اور مظالم کا سہنا اور برداشت کرنا آسان کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر سکینت کی شکل میں نازل ہونے والے غیر معمولی فضل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ٥ (الفتح آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ اس وقت کو یاد کرو جبکہ منکروں نے اپنے دلوں میں ایسی جنبہ داری کی رُوح پھونکی جو جاہلیت کی جنبہ داری کی رُوح تھی اس پر اللہ نے اپنی طرف سے نازل ہونے والی سکینت اپنے رسول کے دل پر اور مومنوں کے دل پر اُتار دی اور تقویٰ کے طریق پر ان کے قدم کو مضبوط کر دیا اور وُہی اس کے زیادہ مستحق تھے اور اس کے اہل تھے اور اللہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مزید بتایا ہے کہ دلوں پر اس کی طرف سے سکینت نازل ہونے کا یہ نتیجہ ہُوا کہ مومنوں کا ایمان ابتلاؤں کے دوران کم ہونے کی بجائے اور بھی زیادہ بڑھ گیا اور مضبوط تر ہو گیا کیونکہ وہ حقیقی مومنوں کے دلوں پر سکینت نازل ہی اس لئے کرتا ہے کہ دُکھوں اور تکلیفوں کے باوجود ان کا ایمان بڑھے اور مضبوط سے مضبوط تر ہو۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا إِيْمَانًا مَّعَ إِيْمَانِهِمْ ط وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ٥ (الفتح آیت ۵)

ترجمہ:۔ وہ (خدا) ہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر سکینت اُتاری تاکہ جو ایمان ان کو پہلے نصیب تھا اس کے ساتھ اور ایمان بھی اُن کو حاصل ہو۔ اور اللہ کے آسمانوں میں بھی لشکر ہیں اور زمین میں بھی۔ اور اللہ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

الغرض ابتلاؤں اور آزمائشوں کی پُرصعوبت گھڑیوں میں بھی مومنوں کے ایمانوں کے بڑھنے، نئی تازگی سے ہمکنار ہونے اور پختہ سے پختہ تر ہوتے چلے جانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی معیّت اور تائید و نصرت کے ثبوت کے طور پہ ایسے اذیّت ناک حالات میں اُن کے دلوں پر سکینت نازل کرتا ہے جس کے زیرِ اثر وہ دُکھوں، مصیبتوں اور اذیتوں کے دوران بھی اپنے آپکو دمِ نقد بہشت میں محسوس کرتے ہیں اور اس یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ ان کا خدا جسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے ان حالات کو بدل کر رکھ دے گا۔

پھر یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے دلوں پہ سکینت نازل فرمائی بلکہ وہ قدم قدم پہ انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے بھی نوازتا چلا گیا۔ انہیں حاصل ہونے والی اس تائید و نصرت کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پہ ایک جگہ فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرُوْٓا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُوْنَ أَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥ (الانفال آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ اور (یاد کرو) جبکہ تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اُچک کر نہ لے جائیں پھر باوجود اس کے اُس نے تمہیں ٹھکانا دیا اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور پاک چیزوں سے تمہیں رزق بخشا تاکہ تم شکر کرو۔

بہرحال اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کے دلوں پر (ابتلاء و آزمائش کے زمانہ میں) سکینت نازل کرکرکے اور قدم قدم پر ان کو اپنی تائید و نصرت سے نواز کر اپنی معیّت کا ثبوت دیتا چلا گیا۔ چنانچہ یہ امر ان کے ایمانوں میں ہر دم اور ہر آن اضافہ کا موجب ثابت ہو کر ان کے ایمانوں کو ہر دم نئی تازگی اور نئی پختگی سے ہمکنار کرتا چلا گیا۔ اس امتیازی سلوک کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمام حقیقی مومنوں کے ساتھ کیا ہے جو قیامت تک پورا ہوتا چلا جائے گا جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے:۔

كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ (الروم آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ مومن اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا ایسا مطیع اور فرمانبردار بنائیں کہ عند اللہ حقیقی مومن شمار ہو سکیں۔

ولادت

امریکہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم حمید اللہ صاحب ابن مکرم صوفی غلام اللہ صاحب کراچی کو پہلا فرزند عطاء فرمایا ہے۔ نومولود کا نام رشید غلام اللہ تجویز ہوا ہے۔ مکرم حمید اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ امرتسری کے پوتے اور محترم بابو اکبر علی صاحب مرحوم (اکبر منزل دار العلوم قادیان) کے نواسے ہیں۔ نومولود ہر دو بزرگوں کا پڑپوتا ہے۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو عمر دراز عطا کرے اور دینی و دُنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library
Rabwah

خلافت کا مفہوم اور اس کی ضرورت

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

خلافت کا مفہوم اور اسکی اقسام

خلیفہ کے لفظی معنی ہیں نائب، جانشین، العبد میں آنے والا۔ اسلامی اصطلاح میں یہ لفظ ان افراد کے لئے بولا جاتا ہے جو کسی بزرگ وجود کے نائب یا قائمقام ہوں۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت تین قسم کی ہوتی ہے۔

۱۔ خلافت نبوت

خلیفہ کا لفظ قرآن کریم میں اولاً انبیاء علیہم السلام کے لئے استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ وہ مظہر ذات باری ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات ان کے ذریعہ جلوہ گر ہوتی ہیں۔ مثلاً آدم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

(بقرہ)

اس آیت میں خلیفہ سے مراد حضرت آدم کا مقام نبوت پر فائز ہونا ہے۔ اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے فرمایا

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ۔

(ص ع۲)

اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔

پس ایک قسم کی خلافت وہ ہے جو براہ راست الہام الٰہی سے ملتی ہے اور صرف انبیاء سے مخصوص ہے۔

۲۔ خلافت ملوکیت

یعنی اللہ تعالیٰ نے جس قوم پر انعام کرنا چاہتا ہے انہیں حکومت اور بادشاہت کی نعمت سے نوازتا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (اعراف ۷۰)

(حضرت ہود اپنی قوم کو کہتے ہیں کہ) اس وقت کو یاد کرو جبکہ قوم نوح کے بعد خدا نے تمہیں خلیفہ بنایا اور اس نے تمہیں خلق میں فراخی بخشی (یعنی کثرت اولاد سے نوازا) پس تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو تاکہ کامیاب ہو۔ اس آیت میں نعمت سے مراد بادشاہت ہے جیسا کہ سورۃ مائدہ میں یہود کی نسبت فرمایا:۔

یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا۔ (مائدہ ۲۱)

یعنی اے قوم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بھیجے اور تمہیں بادشاہ بنایا۔ اس میں خلافت نبوت اور خلافت ملوکیت کو اللہ تعالیٰ کا انعام قرار دیا گیا ہے

(۳) خلافت نیابت

تیسری قسم کی خلافت وہ ہے جو کسی نبی کی وفات کے بعد اس کے کام کو جاری رکھنے کے لئے بذریعہ انتخاب عمل میں آتی ہے۔ اس کو ہم خلافت نیابت یا انتخابی خلافت کہہ سکتے ہیں۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں آیت استخلاف میں ہے۔ فرمایا:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔ (النور ۵۶)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اس آیت میں مومنوں سے خلافت کا وعدہ کیا گیا۔ اب ظاہر ہے کہ قوم کے سارے افراد تو خلیفہ نہیں بن سکتے۔ البتہ ان کے انتخاب کے ذریعہ جو خلیفہ مقرر ہو اس کی خلافت کے رنگ میں ساری قوم کی ہی خلافت سمجھی جاسکتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور علیؓ خلیفہ منتخب ہوئے یہ خلافت راشدہ کہلاتی ہے جو مومنین کے انتخاب کے ذریعہ قائم ہوئی۔ حضرت علیؓ کے بعد اس کا سلسلہ ختم ہو گیا اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دوبارہ خلافت راشدہ کا سلسلہ جاری ہوا ہے جو مومنین کے انتخاب کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ یہ خلفاء راشدین اپنے نبی متبوع کے نائب اور قائمقام ہوتے ہیں اور ان کا وہی کام ہوتا ہے جو نبی متبوع کا تھا

خلافت کی ضرورت یا برکات خلافت

خلافت کی ایک برکت یہ ہے کہ انعامات الٰہیہ کا وہ سلسلہ جو انبیاء کے ذریعہ جاری ہوتا ہے اُن کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اس کا تسلسل جاری رہتا ہے اور ان کے خلفاء کے ذریعہ خدائی نور وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ساری قوم یا ساری دنیا پر محیط ہو جاتا ہے

دوسرا فائدہ یہ کہ ان کے ذریعہ قوم میں وحدت فکری قائم رہتی ہے اور وہ انتشار سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ خلیفہ وقت حبل اللہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ ساری قوم ایک رشتہ میں منسلک رہتی ہے اور خدا تعالیٰ سے قوت پاتی ہے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ خلفاء کے ذریعہ صحیح راہنمائی ملتی ہے۔ دنیاوی لیڈر تو مصلحتوں کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں لیکن خلیفہ راشد کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بصیرت اور نور بخشا جاتا ہے اور وہ جس راستہ پر گامزن ہوتے ہیں وہی کامیابی کی حقیقی راہ ہوتی ہے۔ آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے برکات خلافت کا بھی ذکر کیا ہے اور فرمایا وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ۔ دین کے ایک معنی راستہ کے ہیں۔ خدا تعالیٰ خلفاء سے دین کو تمکنت بخشتا ہے یعنی وہ خود بھی صحیح راستہ پر قائم ہوتے ہیں اور جماعت مومنین کو بھی اسی راہ پر گامزن رکھتے ہیں۔

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ خلفاء کے ذریعہ خوف کی حالت کو اللہ تعالیٰ امن سے بدل دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ خوف کی مختلف حالتیں پیدا ہوتی ہیں حتیٰ کہ جماعت مومنین کے لئے یہ زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو جاتی ہے۔ اموال کا ضیاع ہوتا ہے جانیں خطرے میں پڑتی ہیں۔ ذرائع معاش بند کر دئے جاتے ہیں وغیرہ۔ حالات ایسے نامساعد اور خطرناک ہو جاتے ہیں کہ ایک کمزور جماعت کا وجود قائم رہنا محال ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں خلفاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سلامتی کی راہ دکھاتا ہے اپنی تائید و نصرت کو ظاہر کرتا ہے اور بالآخر خطرہ دور ہو کر امن اور اطمینان کی حالت قائم ہو جاتی ہے۔ محض انسانی تدابیر ان حالات میں ناکام ہوتی ہیں لیکن خدائی تقدیر اندر ہی اندر اپنا کام کرتی ہے اور حالات بدل جاتے ہیں

پانچواں فائدہ خلافت کے نتیجہ میں یہ جماعت مومنین شرک سے محفوظ رہتی ہے۔ ابتلاء اور آزمائش کے دور میں کچھ سہارے ہیں جو پیش کئے جاتے ہیں یا کمزور اعتقاد والا ان کی طرف مائل ہونے کا خیال دل میں لاتا ہے لیکن خلفاء یہ بتلاتے ہیں کہ اصل سہارا خدا تعالیٰ کی ہی ذات ہے وہ سچے وعدوں والا اپنے وفاداروں کے ساتھ بے وفائی نہیں کرتا۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے وقت سارے عرب میں ارتداد کی ایک رو چل پڑی اور خود مدینہ خطرہ میں گھرا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اس خطرہ کے وقت حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ کے مشورہ کو رد کرتے ہوئے اس لشکر کو روانہ کر دیا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حین حیات میں ترتیب دیا تھا۔ پس خلفاء کے دل میں سوائے خدا کے کسی کا خوف نہیں ہوتا اور وہ توکل کے اعلیٰ مقام پر قائم ہوتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔ وہ کسی چیز کو میرا شریک نہیں بناتے۔ پس توحید کامل انبیاء اور خلفاء

...بعد قائم ہوتی ہے

خلافت سے روگردانی کا نتیجہ

آیت استخلاف کے آخر میں فرمایا:-
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

جو خلیفۂ وقت سے روگردانی کرے گا اور خدا کی اس نعمت کی ناقدری کرے گا وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں فاسق ہے، بد عہد ہے اب ظاہر ہے کہ جو خدا سے بد عہدی کرے وہ خدا کے غضب اور اس کی ناراضگی کو سہیڑتا ہے اور کبھی بامراد نہیں ہو سکتا۔

خلافت سے متعلق بعض ضروری امور

خلافت کے سلسلہ میں چند باتیں یاد رکھنے کے لائق ہیں (۱) پہلی بات یہ ہے کہ خلافت کا وعدہ جماعت مومنین سے کیا گیا ہے اس لئے ورثہ کے طور کوئی شخص خلیفہ نہیں بن سکتا۔ خلیفہ وہی ہوگا جسے مومنین منتخب کریں گے (۲) دوسری بات یہ ہے کہ اگرچہ بظاہر خلیفہ مومنین کے انتخاب سے بنتا ہے لیکن فی الحقیقت انتخاب کے وقت مومنین کے قلوب پر خدا کا ایسا تصرف ہوتا ہے کہ وہی شخص منتخب ہوتا ہے جسے خدا اس منصب کا اہل سمجھتا ہے اسی لئے فرمایا

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ

وہ خود (یعنی اللہ) ان کو خلیفہ بنائے گا

خلیفہ بنانے کے فعل کو خدا نے اپنی طرف منسوب کیا ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق

"معلوم ہے وہ احمق جو یہ
کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں
کا مقرر کردہ ہوتا ہے"

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ جب خدا کسی کو خلیفہ بناتا ہے اسے بندے کیسے معزول کر سکتے ہیں"۔

(۴) چوتھی بات یہ ہے کہ خلافت کا وعدہ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے ساتھ مشروط ہے یعنی خلافت کی ضرورت کو تسلیم کیا جائے اور پھر اس کو قائم رکھنے کے لئے مناسب حال عمل کئے جائیں۔ اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے عہد میں یہ بات داخل کر دی ہے کہ وہ خود بھی خلافت کے قیام و استحکام میں کوشاں رہیں گے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں گے۔

دین کا دوسرا نام - اخلاقِ فاضلہ اور اعمالِ حسنہ

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک وی - ڈیرہ غازیخان

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی سے تعلق رکھتا ہے تو اس کی کسی خوبی کو دیکھ کر تعلق رکھتا ہے اگر وہ برائیوں کو دیکھتا تو کسی سے معاملہ نہ کرتا۔ یہی صفت بندہ کو اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا تقاضا ہے کہ وہ خدائی صفات کو اختیار کرے۔ مگر انسان اکثر اوقات اسلام کی اس تعلیم کو بھول جاتا ہے۔ وہ دوسروں کے عیبوں کو دیکھتا ہے اور اسی پر اپنی رائے قائم کر لیتا ہے۔ اور جب کسی کے بارے میں اپنی رائے قائم کر لے تو اسے بدلتا نہیں بلکہ اپنی تائید میں اسے بہت سی باتیں مل جاتی ہیں یہی بدظنی اور عیب جوئی بدترین گناہوں میں سے ہیں اور یہ مرض بڑھتے بڑھتے اسے حقارت نفرت اور توہین پر آمادہ کر دیتا ہے اور جب دوسرے کو اس کا پتہ لگتا ہے تو اس کا ردّعمل یہ ہوتا ہے کہ وہ بھی اس کا دشمن ہو جاتا ہے۔ پس دشمنی در دشمنی کو پیدا کرتی ہے اور محبت محبت کو۔ کسی کی عیب چینی کرو گے تو وہ بھی تمہارے بیسیوں عیب ظاہر کر دے گا اور یہ چکر چلتا رہے گا۔ . . . پس دونو کی زندگی جہنم بن جائیگی۔ لیکن اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ دوسروں کی خوبیوں کو دیکھو۔ اور ان کا ذکر کرو کیونکہ انسان بالطبع اپنی تعریف سننے کا مشتاق ہے اور یہ اشتہا اس کی مٹتی نہیں۔ اگر تم اس عمل کو جاری کر دو گے تو تم دنیا کو اپنا دوست بنا لو گے لوگ بھی تمہاری خوبیوں کو دیکھیں گے اور ان کو بیان کریں گے۔ پس انسان کا پیدائشی حق ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ قرآن کریم میں آیا ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ کہ ہم نے ہی آدم کو مکرم بنایا ہے۔ وہ پیدائشی طور پر مکرّم و محترم ہے۔ اپنی تکریم چاہتا ہے اگر تم توہین کرو گے یا اس کی بدیوں کا برملا اظہار کرو گے تو اس کی عزت نفس کو صدمہ پہنچے گا اور وہ یہ چیز ہرگز برداشت نہیں کر سکتا اس کا نتیجہ غصہ اور لڑائی پیدا ہوتی ہے۔ پس ہر ایک کو اس کا پیدائشی حق دو۔ اگر محروم کرو گے تو تم بھی اس حق سے محروم ہو جاؤ گے کروڑی خوش آمدنی پیش دنیا میں ہمیشہ اس بات پر اختلاف ہوتے ہیں اور نتیجہ دشمنیاں اور عداوت دشمنی اور لڑائی نکلتا ہے پس زمانہ میں خوش زندگی گذارنے کا یہی ایک گُر ہے کہ دوسروں کو خوش رکھو ان کی خوبیوں کو دیکھو۔ ان کی اچھائیوں کو بیان کرو۔ ان کی تعریف کرو۔ وہ بھی تمہارا احترام کرینگے اور تمہاری تعریف کرینگے اور تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ عیب تو ہم سب میں ہیں کیونکہ ہم بشر ہیں فرشتے نہیں ہیں کہ گناہوں سے پاک ہوں۔ پس نکتہ چینی نہ کرو۔ بلکہ نکتہ آفرینی ہو۔ ہر شخص کے متعلق جو تم نے بُری رائے قائم کر رکھی ہے اسے بدل ڈالو اور یہ یقین کرو۔ کہ وہ تم سے بہتر ہے اگر تمہارا نفس اپنے آپ کو ذلیل اور سب سے چھوٹا سمجھنے کے لئے آمادہ ہے تو تمہارے نفس کا تزکیہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں کیونکہ تزکیہ کے بغیر وہ قبول کئے جانے کے لائق نہیں۔ تمہارا نفس ہوتا ہے اور وہ اس راستے سے نہیں گذر سکتا جو خدا تک پہنچتا ہے۔ پس شیطان کا کہنا نہ مانو۔ اس نے کہا تھا کہ میں بہتر ہوں اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ اس لئے مردود ہو گیا تھا۔ تمہیں کیا معلوم کہ جس شخص کو تم گندہ اور خراب سمجھتے ہو اس کا روحانی مقام کہاں ہے۔ خدا تعالیٰ کو اس کی کوئی نیکی پسند آ جائے اور وہ بخشا جائے اور تم سزا کے مستوجب بن جاؤ۔ پس خدا تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرنا سیکھو کہ یہی نیکی ہے اور یہی خدا تعالیٰ کو پسند ہے کہتا ہے کہ خالق یا مخلوق میں اُسے ڈھونڈھتا ہو تو مخلوق میں ڈھونڈھو۔ مخلوق کی سچی خیر خواہی اور ہمدردی میں وہ ملتا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم سگے بھائیوں کی طرح رہو اپنے پر دوسروں کو ترجیح دو۔ ایثار اور قربانی سے کام لو۔ تب تم قبول کئے جاؤ گے۔

حضرت ابو بن ادھم ایک مشہور بزرگ گذرے ہیں ایک دن خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ کتاب پر کچھ لکھ رہا ہے۔ پوچھا کہ یہ کیا ہے کہنے لگا کہ میں اس میں وہ نام لکھ رہا ہوں۔ جو خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا اس میں میرا نام بھی ہے کہنے لگا کہ نہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے میں تو ان لوگوں میں ہوں۔ جو خدا کی مخلوق سے محبت کرتے ہیں۔ فرشتہ غائب ہو گیا دوسرے دن پھر آیا اور اس کے پاس ایک سنہری کتاب تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا کہ اس میں اُن لوگوں کے نام ہیں۔ جن سے خدا محبت کرتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ اس میں میرا نام بھی ہے۔ کہا کہ ہاں۔ دیکھا تو میرا نام فہرست میں سب سے اوپر تھا پس خدا کی مخلوق سے محبت خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اور وہ انہیں سے محبت کرتا ہے جو اس کی مخلوق سے محبت کرتے ہیں لیکن جو اس کی مخلوق کو ستاتا ہے۔ ہاتھ سے۔ زبان سے یا کسی اور طریق سے تو وہ ظالم ہے اور ظالم عقوبت سے بچ نہیں سکتا۔ وہ نہیں مرتا جب تک کہ وہ اپنے ظلم کی پاداش دنیا میں نہ بھگت لے۔ بچھو سے کسی نے پوچھا۔ کہ گرمی میں تو نکلتا ہے جاڑے میں کبھی نہیں نکلا۔ کہنے لگا کہ گرمیوں میں میری کونسی تو وضع ہوتی ہے جو جاڑے میں بھی نکلوں۔ یعنی جو شخص اُسے دیکھتا ہے۔ جوتا اتار کر مارنے کے لئے دوڑ پڑتا ہے مطلب یہ ہے کہ جو موذی ہے۔ خدا کی مخلوق کو دکھ دیتا ہے اُس کے سب دشمن بن جاتے ہیں۔ یہی اس دنیا کا دستور ہے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا میں آرام سے رہو اور لوگ تم سے محبت کریں تو دوسروں سے حسن سلوک کرو۔ ان کے کام آؤ۔ ان کی غم خواری کرو۔ ان کے دکھوں کا مداوا کرو۔ جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ مال اور جان سے اُن کی خدمت کرو۔ اسی میں عظمت ہے اور یہی نیکی ہے اور یہی عمل خدا کو پسند ہے تمہارے محلہ میں بہت سے لوگ ہوں گے جو تمہاری امداد اور دستگیری کے محتاج ہوں گے۔ اُن کا پتہ نکالو۔ ایسے مواقع ہاتھ سے نہ جانے دو۔ . . حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جنت میں پھرتے دیکھا۔ پوچھا کہ یہ مقام کیسے ملا۔ عرض کی کہ ایک جھاڑی کو دور سے ہٹایا تھا۔ جو لوگوں کو تکلیف دیتی تھی اس فعل کی اللہ تعالیٰ نے قدر کی اور جنت دے دی۔ پس انسان اسی لئے دنیا میں آیا ہے۔ کہ انسانیت اور اخلاق سیکھے خدا کی مخلوق سے مل جل کر رہے۔ ایک دوسرے کے کام آئے۔ اور مرنے کے بعد نیک نام دنیا میں چھوڑ جائے۔ یاد رکھو دنیا میں نیک نام وہی لوگ گذرے ہیں جو خلق خدا کی خدمت کرتے تھے اور خدا کے احکام کی تعظیم کرتے تھے۔ ان کا نام آج دنیا عزت سے لیتی ہے ان کی خاک کی بھی قدر کرتی ہے اور ان کے مزاروں پر عقیدت کے پھول چڑھاتی ہے پس احترام آدمیت سیکھو یہی اسلام اور دینداری ہے کہ جو کام اپنے لئے پسند ہو۔ دوسروں کے لئے بھی وہ پسند کرو۔ سچ پوچھو۔ تو یہی اسلام کا خلاصہ ہے حضور نے ایک جگہ ارشاد فرمایا...

Digitized by Khilafat Library
Rabwah

ہم میں سے کون ہے جو اپنی توہین اور ذلت پسند کرتا ہے۔ جب ہم پسند نہیں کرتے تو دوسروں کی توہین اور تذلیل کو کیوں پسند کرتے ہیں۔ کیا ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے قصور معاف کئے جائیں تو پھر ہم دوسروں کے قصور کیوں معاف نہیں کرتے۔ پس یہاں تو سودا نقد بہ نقد ہے۔ جو کرو گے وہی بھرو گے محبت کرو گے تو محبت کاٹو گے، دشمنی کرو گے تو دشمنی پیش آئے گی۔ ایذا دو گے تو تم بھی ایذا سے محفوظ نہ رہ سکو گے مکافات عمل کا یہی چکر چلتا رہتا ہے۔ پس تمام خلفیاں چھوڑ دو اور خدا کی مخلوق سے حسن سلوک کرو۔ جب کوئی گنہگار تمہارے سامنے آئے تو دیکھو کہ اس کی خطا زیادہ ہے یا تمہارا عفوو کرم۔ وَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا کی صفت کو اپناؤ۔ اپنی بزرگی کو دیکھ کر دوسروں کی تعظیم کرو۔ اخلاق فاضلہ سے لوگوں کے دلوں کو مسخر کرو۔ یہی سب سے بڑی تبلیغ ہے اور اسی سے احمدیت پھیلے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بارہ میں تعلیم کو ہر وقت مدنظر رکھو۔ فرماتے ہیں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسانی کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ اور اپنے دلوں کو بغض اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک مذہب وہ ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھری ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے؟ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو۔ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔۔۔۔۔"

خدا تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بنا دے۔ آمین

دیکھا تو خاکسار ہی عالی مقام ہیں
جوں جوں بلند ہوئے پستی نظر پڑی

حضرت مصلح موعودؓ کا مبارک منشاء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ مبارک منشاء تھا کہ ہر چھوٹی بڑی جماعت میں ایک لائبریری قائم ہو۔ اگر آپ کی جماعت نے ابھی تک قائم نہیں کی تو اس طرف جلد توجہ دیجئے اور اس لائبریری کا آغاز روزنامہ الفضل جاری کرا کر کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا ہفتۂ وصولی

۸ر احسان / جون تا ۱۵ر احسان / جون ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء

لائحہ عمل کے مطابق مجالس خدام الاحمدیہ ۸ر جون تا ۱۵ جون ہفتۂ وصولی منا رہی ہیں۔ قائدین اضلاع اور قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔ زیادہ سے زیادہ وصولی کریں اور ہفتہ کے اختتام پر ہفتہ وصولی کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد بزرگوار مکرم قریشی محمد حسین شاہ مرحوم مورخہ ۹؍۵ کو چھ ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ جماعتی کاموں میں تیز خلفائے سلسلہ کی ہر تحریک میں نہایت شوق سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

مرحوم کی نماز جنازہ میں بہت کم دوست شریک ہو سکے اس لئے احمدی جماعتیں نماز جنازہ غائب ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار قریشی فضل حسین شاہ
قائد آباد۔ ضلع سرگودھا)

شہزین • شہزین • شہزین

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود ربوہ۔ فون ۶۳۸

ٹنڈو محمد خان

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

ہر قسم کا سامان سائنس و بجلی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۳۵۰

نیپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

خالی اسامیاں

ملٹری فنانس ڈویژن کے دفاتر واقع کراچی، پشاور، واہ کینٹ میں حسب ذیل عارضی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے سندھ۔ قبائلی / شمالی علاقوں۔ بلوچستان اور آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والے امیدوار درخواستیں ۱۴ر جون ۷۵ء تک بھیجیں بنام:-

لوئر ڈویژن کلرک سٹینو ٹائپسٹ	ایف آئی بھٹی اسسٹنٹ فنانشل ایڈوائزر فنانس ڈویژن (ملٹری) پاکستان سیکرٹریٹ II راولپنڈی

(ناظر تعلیم)

ماہنامہ "خالد" و "تشحیذ الاذہان" کے وی پی

جن خریداران "خالد" "تشحیذ الاذہان" کا چندہ خریداری ختم ہے ادارہ کی طرف سے ان کو بذریعہ کارڈ یاد دہانی کروائی گئی۔ اس کے باوجود جن کا چندہ وصول نہیں ہوا ان کی خدمت میں ہر دو رسائل وی پی کئے جا رہے ہیں۔

خریداران سے التماس ہے کہ وی۔ پی وصول فرما کر ادارہ کی اعانت فرمائیں۔

(مینجر خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

امتحانات خدام الاحمدیہ ۸ر جون بروز اتوار کو منعقد ہوں گے

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۰ روپے — نور نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس -/۳۵ روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تفویض اور تحمل اور مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی بہ رعایت اسباب ظاہری مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کہنا پڑا۔ خدا نے بھی اپنے قانونِ تشریعی میں بہ تصدیق اپنے قانونِ قدرت کے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کا حکم دیا۔"

مخلصینِ جماعتِ احمدیہ نے اپنے امام کے ہر مطالبہ پر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ بلند کیا اور غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں ان کا ہر قدم آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب ان کا فرض ہے کہ اپنی شاندار روایات کے پیشِ نظر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنائیں۔ جن وعدہ کنندگان نے پہلے مرحلہ کا چندہ پورا ادا نہیں کیا وہ پہلے $\frac{1}{15}$ حصہ پورا کر کے دوسرے مرحلہ کا چندہ شروع کر دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کے موجودہ سال کے پانچ ماہ گزر چکے ہیں ازراہِ کرم اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں کہ کیا آپ کا اِس وقت تک کا تدریجی بجٹ پورا ہو چکا ہے اگر اس میں کمی ہو تو ابھی سے اسے پورا کرنے کی سعی فرمائیں۔ نیز وصول شدہ چندہ فوری طور پر مرکز میں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میری دختران عزیزہ راشدہ اور عابدہ کی تقاریبِ رخصتانہ بالترتیب ۲۵ اور ۲۷ اپریل ۱۹۷۵ء کو عمل میں آئیں جن میں جماعتِ احمدیہ کراچی کے بہت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ دونوں موقعوں پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد نے بھی دونوں تقاریب میں شمولیت فرمائی اور اپنی دعاؤں سے ہمیں نوازا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عزیزہ راشدہ کا نکاح تقریباً دو سال قبل عزیزم ڈاکٹر منصور احمد صاحب ابن برادر محترم محمود احمد صاحب آف کوئٹہ سے ہوا تھا اور عزیزہ عابدہ کا نکاح عزیزم شجر احمد صاحب آف لندن ابن مکرم الحاج حکیم ظفر احمد صاحب آف کوئٹہ سے ہوا تھا۔ عزیزم منصور احمد صاحب الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور عزیزم شجر احمد صاحب حضرت مولوی صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِن رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بناوے۔

(مسعود احمد خورشید ابن الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم۔ کراچی)

درخواستِ دعا

مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر کا بڑا بیٹا راجہ رفیق احمد گزشتہ تین روز سے شدید بیمار ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

"لائلپور اور چنیوٹ کے مختلف علاقوں میں شدید طوفان تین افراد ہلاک اور چار زخمی ہو گئے"

"طوفان سے سینکڑوں کچے مکانوں کی چھتیں اُڑ گئیں"

(۱) "لائلپور ۲۸ رمئی۔ گزشتہ شب لائلپور اور چنیوٹ کے علاقوں میں شدید طوفان کے باعث سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے جس کی وجہ سے تین افراد ہلاک اور پانچ شدید زخمی ہو گئے۔ طوفان سے سینکڑوں کچے مکانات کی چھتیں اُڑ گئیں اور بھاری مالی نقصان ہوا ہزاروں درخت گر گئے۔ چنیوٹ میں محلہ کمان گراں میں آندھی کے باعث ایک مکان گر گیا جس کے نیچے ایک ہی خاندان کے پانچ افراد دب کر شدید زخمی ہو گئے۔ خاندان کا سربراہ زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا۔ متوفی کی بیوی اور اس کی ایک بچی کی حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے جب کہ دو بچوں کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ دوسرا حادثہ چنیوٹ کے ایک نواحی گاؤں میں پیش آیا جہاں ایک شخص نور محمد سیال اپنے مویشیوں کے باڑے میں سویا ہوا تھا کہ طوفان سے باڑے کی چھت گر گئی اور نور محمد سیال چھت کے نیچے دب کر ہلاک ہو گیا۔ لائلپور جھنگ روڈ پر بھی آزاد کشمیر کا ایک پاور لوم ورکر محمد اکرم کچے مکان کی دیوار کے نیچے دب کر ہلاک ہو گیا۔"

"زلزلہ کی افواہ سے خوف و ہراس پھیل گیا"

(۲) "چنیوٹ ۲۸ رمئی۔ گزشتہ دن پورے شہر میں یہ افواہ پھیل گئی کہ رات بارہ بجے شدید زلزلہ آ رہا ہے جس سے زبردست خوف و ہراس پھیل گیا۔ تمام لوگ اپنے اپنے مکانوں کو تالے لگا کر میدانوں میں چلے گئے۔ ہر طرف سے کلمہ طیبہ کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو گئیں۔ مسجدوں میں آذانیں دی گئیں۔ ٹھیک پونے بارہ بجے زبردست آندھی چلی۔ عورتوں اور بچوں میں افراتفری کا عالم تھا۔ آندھی تھم جانے کے بعد مقامی حکام نے بتایا کہ زلزلہ کی افواہ کسی شرپسند آدمی نے پھیلائی تھی۔"

(نوائے وقت ۲۹ رمئی ۱۹۷۵ء)

محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ افریقہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و افریقہ بتاریخ ۲۷ ہجرت ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۷ رمئی ۱۹۷۵ء بروز منگل بوقت ۹ بجے شب ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کئی سال سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۸ ہجرت کو بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی کے قطعہ مربیان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم نے آٹھ لڑکے اور چار لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ سالہا سال تک بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کرنے کی خصوصی توفیق حاصل ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی تحریک فرمائی کیونکہ یہ کلاس بھی مندرجہ بالا امور کے حصول کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library
Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

امتحانات خدام الاحمدیہ ۸ رجون کو منعقد ہو رہے ہیں